زرعی زمینوں کی ملکیت کے شرعی اسباب

SHARIAH REASONS FOR OWNERSHIP OF AGRICULTURE LAND

DOI: 10.5281/zenodo.8202794

*Maaz Aziz
**Dr. Gul Zada

ABSTRACT

In any country, the Shariah status of land and its ownership is very important. Man's survival depends on the land and its production from the time of Adam (A.S) until now. Man has depended on the production of the land to maintain the relationship between body and soul, while the rest of the Sunnahs are also dependent on the production of the land and its praise. Even in the present age, the great majority is forced to adopt this professon. Because the rest of the creatures get sustenance by simply looking for it and man has to produce his own food. Since land ownership is a fundamental issue that needs elaboration. What was the status of land ownership at the time of holy Prophet SAW? And the legitimate means of land ownership in the light of Quran and Hadith.

Keyword: Shariah, ownership, land, Adam (A.S), Sunnahs

انسانی زندگی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان میں سے ایک زمین بھی ہے کیونکہ زمین پر یا تو اپنے لئے مکان بنائے گا یا اس میں کھیتی باڑی کر کے اپنے لئے حلال روزی کمائے گا۔ اب اگر اس کے پاس اپنی زمین نہیں ہے اور نہ میراث میں اس کو ملی ہے تو یہ زمین کو خرید بھی سکتا ہے تاکہ اس پر اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکے۔ کیونکہ شریعت نے اس کا بیع شرعاً جائز قرار دیا ہے۔ بیع وشراء کی صورت میں جو زمین اس کے ہاتھ آئے وہ اس کی ملکیت ہو گی۔

ملکیت کی لغوی تعریف

لغت میں لفظ ملک کا معنی ہے: ”کسی چیز پر قبضہ اور حق تصرف “[1]۔

جس طرح کہ ابن سیدہ[2] کا قول ہے: ”الملک احتواء الشی والقدرة علی الاستبداد به“ [3]”کسی چیز کا قبضہ اور اختیار تصرف ملکیت ہے

ابن درید[4] کا قول ہے: ”الملک مایحویه الانسان من ماله “[5]”انسان کا جس چیز پر قبضہ ہو۔ وہ اس کی ملکیت ہے“۔

قرآن پاک میں بھی لفظ ملک اسی معنی میں مستعمل ہے۔

…………………………………………….

* Ph.D Scholar Department of Islamic Studies Qurtuba University Peshawar.
**Assistant Professor / Chairman Department of Islamic Studies Qurtuba University Peshawar.

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ﴾[6]

ترجمہ: "اور کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے مویشی پیدا کئے، اور یہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں"۔

ملکیت کی اصطلاحی تعریف

انسان کا کسی چیز کا مالک ہونا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ اب کوئی دوسرا انسان مالک کی رضامندی کے بغیر اس چیز سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

ساتویں صدی کے مشہور فقیہ القرافی[7] کا قول ہے:

"الملک اباحة شرعية فی عين او منفعة تقتضی تمکن صاحبها من الانتفاع بتلک العين أو المنفعة أو اخذ العوض عنه من حيث هی کذلک"[8]

ترجمہ: "ملکیت وہ شرعی جواز ہے جس سے انسان کسی چیز کے عین منفعت کا حقدار بن جاتا ہے۔ کہ وہ اس عین منفعت سے خود مستفید ہو یا اس کا عوض حاصل کر سکے"

اس کے علاوہ ابن نجیم[9] نے ملکیت کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

"الملک قدرة يثبتها الشارع ابتداء علی التصرف الا لمانع"[10]

"ملکیت وہ قدرت وصلاحیت ہے جسے شارع نے (سوائے کسی مانع کے) ابتداء سے ہی تصرف کے لیے ثابت رکھا ہے"۔

شرعاً ملکیت انسان اور مال کا وہ تعلق ہے جسے شارع نے برقرار رکھا اور انسان کو سوائے کسی مانع "شرعی حدود" میں رہتے ہوئے اس سے ہر قسم کے منافع کا حصول کا اختیار و تصرف دیا ہے۔

وسائل پیداوار میں زمین کی حیثیت بہت اہم ہے اور تمام انسان زمین پر زندگی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور رزق کے حصول کے لئے بھی مختلف علاقوں کا سفر اختیار کرتے ہیں اور اسی زمین پر بستیاں آباد ہوتی ہیں۔ اور اسی زمین سے زرعی اجناس حاصل کئے جاتے ہیں۔ تو انسان کے لئے زمین کی ملکیت بہت ضروری ہے اور خود انسان بھی ملکیت زمین کو دیگر اشیاء کی ملکیت پر ترجیح دیتا ہے۔ اسلام نے زرعی زمینوں کی ملکیت کے جو شرعی اسباب بیان کیے ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

1۔ غنیمت

لفظ غنیمت لغت میں اس مال کے لئے بولا جاتا ہے جو دشمن سے حاصل کیا جائے۔

اصطلاح شریعت میں غیر مسلموں سے جو مال جنگ و قتال اور قہر و غلبہ کے ذریعے حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں۔ اور جو بغیر قتال و جہاد کے صلح و رضامندی سے حاصل ہو۔ جیسے جذیہ و خراج وغیرہ اس کو فیئ کہا جاتا ہے[11]۔ اور لفظ انفال دونوں کے لئے عام بھی بولا جاتا ہے اور خاص اس انعام کو بھی کہتے ہیں جو کسی غازی کو امیر جہاد عطا کرے۔ جیسا کہ امام ترمذیؒ نے کافر کے قاتل کو اس کے سامان کا حقدار گردانتے پر باب باندھا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کا فرمان روایت کرتے ہیں:

«مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ»[12]

"جو کسی غیر مسلم کو قتل کرے تو اس کے اسباب کا مالک ہو گا جب اس کے پاس گواہ موجود ہو"۔

یا کسی دستہ سے کہے.. "ما اصبتم فهو لكم"[13]

یا تہائی چوتھائی کا اعلان کرے تو احناف کے نزدیک اس وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔

مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی ملک فتح کیا جائے تو اس کی زمینیں ابتداء دو قسم پر ہوں گی[14]:

i۔ غیر مملوکہ زمینیں ii۔ مملوکہ زمینیں

i۔ غیر مملوکہ زمینیں

اس سے مراد وہ زمینیں ہیں جن کا کوئی خاص شخص مالک نہیں ہوتا۔ اور ایسی زمینوں کو ارض مباحہ بھی کہا جاتا ہے۔

ii۔ مملوکہ زمینیں

اس سے مراد وہ زمینیں ہیں جن پر خاص خاص زمیندار مالک و متصرف ہوں۔

پھر ممالک کے فتح ہونے کی دو صورتیں ہیں:[15]

الف۔ اراضی مفتوحہ صلحاً ب۔ اراضی مفتوحہ قہراً

الف۔ اراضی مفتوحہ صلحاً

یہ کہ بدون جنگ کے صلح و امان کے ساتھ فتح ہو جائے۔ خواہ اس طرح کہ اپنے قدیمی مذہب پر رہتے ہوئے صلح کے ساتھ ملک مسلمانوں کے حوالے کر دیں یا اس طرح کہ ان سے خراج ادا کرنے کا وعدہ لے کر انہیں اس ملک کی ریاست پر برقرار رکھا جائے۔

ب۔ اراضی مفتوحہ قہراً

فوجی قوت اور قہر و غلبہ کے ساتھ ملک فتح ہو۔ اس صورت میں ملک کی اراضی مملوکہ کے متعلق امام

المسلمین کو تین قسم کے اختیارات حاصل ہیں:

أ. یہ کہ منقولہ اموال غنیمت کی طرح اراضی کو بھی تقسیم کر دے۔ یعنی پانچواں حصہ بیت المال کے لئے نکال کر باقی چار حصے غانمین جنہوں نے یہ ملک فتح کیا ہے ان میں تقسیم کر دے[16]۔

ب. دوسرا اختیار امام کو یہ ہے کہ اراضی مفتوحہ میں سے جو زمینیں لوگوں کی املاک ہیں ان پر اپنی لوگوں کی ملکیت کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی زمینوں پر خراج اور جزیہ مقرر کر دے۔

ج. تیسرا اختیار امام کو یہ بھی حاصل ہے کہ نہ ان اراضی کو غانمین میں تقسیم کرے اور نہ مالکان سابق کی ملک ان پر قائم رکھے بلکہ ان کو نکال کر ان کی زمینوں کو اراضی بیت المال میں شامل کر دے اور پھر بیت المال کی طرف سے ان کی زراعت و آبادی کا انتظام ہو[17]۔

یہاں پر مقصود پہلی قسم کی اختیار ہے کہ جس کی وجہ سے زمین کی ملکیت مجاہدین کی طرف منتقل ہوتی ہے اور تقسیم غنیمت کا یہ قاعدہ قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہے:

﴿ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾[18]

ترجمہ: "اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں غنیمت ملے تو اس میں سے خمس ($\frac{1}{5}$) اللہ کے لئے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اور قرابت داروں کے لیے نیز یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے"۔

اس صورت میں پانچواں[19] حصہ اراضی کا جو بیت المال کے لیے نکالا گیا ہے۔ وہ اراضی بیت المال میں شامل ہو جائے گی اور جو اراضی غانمین میں تقسیم ہو گی ان میں ہر شخص اپنے اپنے حصے کا مالک ہو گا[20]۔ اس کو ہر قسم کے مالکانہ تصرفات کے مکمل اختیارات ہوں گے۔ تو معلوم ہوا کہ زمینوں کی ملکیت کے شرعی اسباب میں سے ایک سبب غنیمت ہے۔ جس کی وجہ سے ایک مجاہد زمین کا مالک بن جاتا ہے۔

غنیمت یا فئے میں ملنے والی اراضی سے متعلق نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا طرز عمل

i۔ اراضی بنو نضیر

باقاعدہ طور پر جو اراضی مسلمانوں کے قبضہ میں بطور مال فے گئی وہ بنو نضیر کی تھیں[21]۔ جن کو ان کی عہد شکنی کی جرم میں جلا وطن کیا گیا۔ یہ وہ پہلا مال فئ ہے جو آپ ﷺ نے اپنے لئے خاص فرمایا۔ اور جس کو مال غنیمت کے طور پر تقسیم نہیں کیا۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[22]

”اور اللہ نے اپنے رسول کو ان کا جو مال بھی فئی کے طور پر دلوایا، اس کے لیے تم نے نہ اپنے گھوڑے دوڑائے، نہ اونٹ، لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے، تسلط عطا فرما دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے“۔

ii۔ اراضی خیبر کا انتظام

خیبر ایک نخلستان تھا[23]۔ جو کہ مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً آٹھ برد (96 میل) کے فاصلے پر واقع تھا[24]۔ مدینہ منورہ سے جلاوطن ہونے کے بعد بنو نضیر خیبر میں جا کر آباد ہوئے۔ لیکن وہاں جانے کے بعد بھی انہوں نے مسلمانوں کے خلاف سازشیں جاری رکھیں جو اسلامی ریاست کے لیے خطرہ بنے ہوئے تھے۔ آپؐ 1400 مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوئے اور سخت مزاحمت کے بعد یہودیوں کے تمام قلعے فتح کر لئے[25]۔

نبی اکرم ﷺ نے خیبر چھتیس حصوں پر تقسیم کیا اور ہر حصے کے سو حصے فرمائے[26]۔ نصف حصے کو اپنی ضرورتوں کے لئے مخصوص کیا اور نصف مسلمانوں میں تقسیم فرما دیے جب تمام زمینیں رسول اللہ ﷺ کے قبضہ میں آگئیں تو کاشتکاروں کی قلت کے باعث پیداوار کی آدھی بٹائی پر معاملہ فرما کر یہودیوں کے حوالے فرما دیا۔ یہ عمل حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد تک جاری رہا لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے میں انہوں نے یہودیوں کی سازشوں کی وجہ سے جلاوطن کیا اور خیبر کی زمین ان مسلمانوں میں جن کا یہ حصہ تھیں تقسیم کر دی[27]۔

2۔ وراثت

ملکیت کے اسباب میں سے وراثت غیر اختیاری ملکیت ہے۔ اور علم الفرائض ملکیت کے غیر اختیاری سبب سے بحث کرتا ہے۔ فرائض ”فریضة“ کی جمع ہے اور لغت میں متعین چیز کو کہتے ہیں[28]۔ چونکہ میراث میں ورثاء کے حصے ہوتے ہیں اس لیے اس کو علم الفرائض بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں اس علم کو کہتے ہیں جس سے میت کی ملکیت اس کے زندہ ورثاء کی طرف منتقل کی جاتی ہے[29]۔

علم الفرائض کی فضیلت و اہمیت

علم الفرائض نہایت اہم اور بڑی فضیلتوں والا علم ہے اور اس علم کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ اجمالاً نازل فرمائے ہیں اور ان کی تفصیل نبی کریم ﷺ کے حوالے کر دی ہے اور وراثت کی تمام تفصیلات خود نازل فرمائی ہیں۔

علاوہ ازیں متعدد احادیث میں اس کے سیکھنے سکھانے کی ترغیب آئی ہے۔ جس طرح کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ»[30]

ترجمہ: "تم علم الفرائض کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سیکھاؤ اس لئے کہ یہ آدھا علم ہے"۔

ترکہ کے ساتھ چار حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں۔

پہلا حق: میت کی تجہیز و تکفین

میت کی تجہیز و تکفین جو زیادتی و کمی کے بغیر ہو[31]۔ یعنی اعتدال کے ساتھ ہو۔ وفات سے لے کر دفن کرنے تک تمام ضروریات کو پورا کرنا۔

دوسرا حق: قرض کی ادائیگی

میت پر اگر کسی کا قرض ہو تو وہ میت کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا[32]۔

تیسرا حق: وصیت کا نفاذ

میت کے ترکہ کے ساتھ تیسرا حق اس شخص کا ہو گا جس کے لئے میت نے کوئی جائز وصیت کی ہو نیز وصیت کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ترکے کے ایک تہائی 3/1 سے بڑھ کر نہ ہو اس لئے کہ ایک تہائی سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں[33]۔

چوتھا حق: ورثاء کا ہے

پھر باقی ماندہ ترکہ ورثاء کے درمیان حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جائے گا، ورثہ وہ ہیں جن کا وارث ہونا قرآن سے یا حدیث سے یا اجماع سے ثابت ہے[34]۔

خلاصہ یہ ہوا کہ میت کا جو ترکہ ہے اس میں مال، سامان تجارت، مکان اور زمین وغیرہ سب کچھ ہو سکتے ہیں تو ان میں مذکورہ بالا تین حقوق کو پہلے ادا کیا جائے گا۔ اور باقی ماندہ میراث شرعی ورثاء کے درمیان حسب حصص شرعیہ تقسیم کی جائے گی۔ اب اگر اس میں زمین بھی شامل تھی اور ورثاء نے اس کو تقسیم کیا تو ہر ایک وارث اپنے حصے کا مالک ہوا اور اس میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار مند ہو گا۔ کیونکہ وراثت بھی ملکیت کے شرعی اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

3۔ خریداری

خریداری کی لغوی تحقیق

خریداری کے لیے عربی میں لفظ بیع اور شراء مستعمل ہے۔ لفظ بیع اضداد میں سے ہے۔ یعنی لغت میں بیع کا لفظ اخراج الشیٔ عن الملک بمال اور ادخال الشیٔ فی الملک بمال پر بولا جاتا ہے[35]۔ یعنی مال کے عوض کسی چیز کو ملک سے نکالنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور مال کے عوض کسی چیز کو ملک میں داخل کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ لفظ بیع کے معنی بیچنے کے بھی آتے ہیں۔ اور خریدنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ: «إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ، فَبِعْ كَيْفَ شِئْتَ»[36]

مذکورہ بالا حدیث میں معنی اول (بیچنا) ہی مراد ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا: «لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ »[37] یہاں اس سے معنی ثانی (خریدنا) مراد ہیں۔ یعنی تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کے خریدنے کی صورت میں نہ خریدے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمان کوئی چیز خریدنے کے ارادے سے بھاؤ کرتا ہے تو تم اس کو خریدنے کے ارادہ سے درمیان میں مت گھسو۔ دیکھئے یہاں بیع بمعنی شراء استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح لفظ شراء اور اشتراء بھی اضداد میں سے ہے یعنی یہ لفظ بھی بیچنے اور خریدنے کے معنی میں مشترک ہے۔ مثلاً ﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ﴾[38] اس میں لفظ اشتراء بیچنے کے معنی میں مستعمل ہے" یعنی بری ہے وہ جس کے بدلے بیچا انہوں نے اپنے آپ کو"۔

اسی طرح ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾[39] "یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے"۔

خریداری کی اصطلاحی تعریف

شریعت کی اصطلاح میں "بیع"، " مبادلۃ المال بالمال بالتراضی بطریق التجارۃ" کو کہتے ہیں[40]۔ یعنی باہمی رضامندی سے تجارت کے طریقہ پر مال کو مال کے بدلے میں لینا۔

یہاں پر مبادلہ سے مراد تملیک ہے یعنی مال کے بدلے میں مال کا مالک کر دینا۔ بیع کا مشروع ہونا قرآن، حدیث اور اجماع تینوں سے ثابت ہے۔

قرآن سے مثلاً ﴿ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ﴾[41]

ترجمہ: "اور اللہ نے حلال کیا ہے بیع اور حرام کیا ہے سود کو"۔

یہ آیت جواز بیع پر دلالت کرتی ہے۔

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

«التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ» [42]

ترجمہ: "سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے روز) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا"۔

اجماع بھی جواز بیع پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ عہد رسالت سے لے کر آج تک تمام مسلمان جواز بیع پر متفق چلے آرہے ہیں۔

بقاء زندگی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اُن میں سے ایک زمین بھی ہے کیونکہ زمین پر

یا تو اپنے لئے مکان بنائے گا یا اس میں کھیتی باڑی کر کے اپنے لئے حلال روزی کمائے گا۔ اب اگر اس کے پاس اپنی زمین نہیں ہے اور نہ میراث میں اس کو ملی ہے تو یہ زمین کو خرید بھی سکتا ہے۔ کہ اس پر اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکے۔ کیونکہ شریعت نے اس کا بیع شرعاً جائز قرار دیا ہے۔ اور بیع و شراء کی صورت میں جو زمین اس کے ہاتھ آئے وہ اس کی ملکیت ہو گی۔ کیونکہ خریداری بھی زمین کی ملکیت کے شرعی اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ لہٰذا مشتری جو بھی زمین خریدے وہ اس زمین میں تصرف کا پورا حقدار ہوتا ہے۔

4۔ ھبہ

ھبہ کا لغوی معنی

ھبہ کا لغت میں معنی ہوتا ہے تبرع اور احسان، حق ملکیت کی منتقلی بخشش، انعام، تحفہ، کسی کو نفع بخش چیز دے کر اس پر مہربانی کرنا اگرچہ وہ مال نہ ہو[43]۔

ھبہ کا اصطلاحی معنی

اصطلاح میں ھبہ کہتے ہیں کسی کو اپنے مال کا مالک بنانا بغیر کسی عوض کے۔ مفت میں کسی چیز کو دینا[44]۔

ھبہ کا ثبوت از روئے قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا﴾[45]

ترجمہ: "پس مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما"۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾[46]

ترجمہ: "جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے"۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾[47] "اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ تم کوئی نیکی کا یا انصاف کا معاملہ کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

اس آیت میں ہے کہ کفار کے ساتھ بھی بر اور نیکی کا معاملہ کرو اور ہدیہ وغیرہ دو تو اللہ اس سے منع

نہیں کرتا، بلکہ پسند کرتا ہے۔ حضرت امام بخاریؒ نے اس آیت سے مشرکین کو ہدیہ دینے پر استدلال کیاہے۔حدیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ:

«كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا» [48]

ترجمہ:"نبی کریم ﷺ ہدیہ کو قبول فرماکر اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے"۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" تَهَادُوا تَحَابُّوا " [49]

ترجمہ:"(ایک دوسرے کو) ہدیہ دو (اس سے) محبت بڑھے گی"۔

اس حدیث سے بھی ھبہ کی ترغیب معلوم ہوتی ہے۔

ھبہ کی شرعی حیثیت

ھبہ صحیح ہوتا ہے ایجاب اور قبول سے اور پورا ہوتا ہے قبضہ سے[50]۔ ھبہ مکمل ہونے کے لئے تین اجزاء ہیں:

1. ھبہ کرنے والا ایجاب کرے اور ھبہ کرے۔
2. ھبہ عقد ہے اور کوئی بھی عقد ایجاب اور قبول کئے بغیر پورا نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے ایجاب ضروری ہے اور دوسرا اجز قبول کرنا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:

" أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا، فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا – قَالَ: فَخِذَيْهَا لاَ شَكَّ فِيهِ – فَقَبِلَهُ "، قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ" [51]

ہم سے مرالظھران میں ایک خرگوش دوڑ کر نکل رہا تھا، قوم اس کے پیچھے دوڑی اور اس کو تھکا دیا۔ میں نے اس کو پالیا اور پکڑ لیا، پس اس کو ابو طلحہ کے پاس لایا۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور حضور ﷺ کے پاس اس کی ران بھیجی، راوی کہتے ہیں۔ کہ کوئی شک نہیں ہے کہ فخذ ہی بولا۔ میں نے پوچھا حضور ﷺ نے اس کو کھایا، کہا اس کو کھایا اور اس کو قبول کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے خرگوش کا گوشت قبول فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ھبہ میں قبول کرنا ضروری ہے۔

1. تیسرا اجز ہے کہ ھبہ پر قبضہ کرے گا یعنی ھبہ پر قبضہ کرے گا تو ھبہ مکمل ہو گا اور ، موھوب لہ[52] کی ملکیت ہو گی
2. اور قبضہ نہیں کیا تو اس کی ملکیت نہیں ہو گی اور ھبہ باطل ہو جائے گا۔

اب اگر ایک شخص نے کسی کو زمین ھبہ کی اور دوسرے نے اس کو قبول کیا اور اس کو قبضہ کیا تو موھوب لہ کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس زمین کا مالک بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ زمین کی ملکیت کے شرعی اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

سیرت طیبہ سے چند مثالیں

ہجرت کے بعد نبی کریم ﷺ کے سامنے سب سے اہم اور فوری حل طلب مسئلہ مسلمان مہاجرین کی رہائش اور ان کی آباد کاری کا تھا۔ ابتداء میں تو انصار مدینہ نے نہایت ایثار اور فیاضی سے انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا تھا مگر یہ ان کی مستقل رہائش نہیں تھی چنانچہ کچھ عرصہ بعد یہ لوگ اپنے مکانوں میں منتقل ہو گئے۔ یہ مکانات ان قطائع پر بنائے گئے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی موہوبہ اراضی یا افتادہ زمینوں سے مہاجرین کو عطا کئے تھے۔ کیونکہ انصار مدینہ نے انہی اضافی اور موہوبہ اراضی کو خدمت اقدس میں پیش کر دی تھی تاکہ مہاجرین کی رہائش کا بندوبست ہو سکے[53]۔

رسول اللہ ﷺ کا رہائشی مکانات کے لئے اقطاع[54]

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں رہائشی مکانات کے لئے اقطاع فرمائے۔ وہ صحابہ جن کے بارے میں صراحتاً ذکر آتا ہے کہ ان کے گھروں کے لئے زمین اقطاع کی گئی تھیں۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں مکانوں کے لئے زمینیں عطا فرمائی تو ابو بکرؓ کے لیے ان کے مکان کی جگہ مسجد کے پاس رکھی[55]۔ جیسا کہ معروف ہے کہ آپؓ کا گھر رسول اللہ ﷺ کے گھر کے متصل تھا اور مسجد نبوی میں اس کا ایک دروازہ کھلتا تھا۔

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ

مدینہ منورہ میں حضرت عمر فاروقؓ کا جو مکان تھا وہ بھی نبی کریم ﷺ کی عطا کردہ زمین پر تھا[56]۔ کتاب الخراج میں امام ابو یوسفؒ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ کے گھروں کے اقطاع کا اکٹھا ذکر کیا ہے تو ممکن ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کو بھی گھر کے لئے قطعہ زمین مسجد نبوی ﷺ کے آس پاس ہی دی گئی ہو۔

5۔ احیاء ارض موات

زمین کو قابل کاشت بنانا، موات کے معنی مردہ اور احیاء کے معنی زندہ کرنے کے ہیں[57]۔ فقہاء

احناف کے یہاں جنس ارض سے مراد مٹی اور مٹی سے نکلنے والی وہ تمام اشیاء ہیں۔ جو جلانے کی وجہ سے نہ پگھلیں اور نہ راکھ بنیں[58]۔

زرعی زمینوں کی ملکیت کے شرعی اسباب میں سے ایک سبب احیاء ارض موات بھی ہے۔

موات کی تعریف

وہ غیر آباد جنگلات، چٹیل میدان، وہ زمینیں جو جھاڑیوں دلدلوں اور سیلاب کی زد میں آگئی ہوں۔ ندیوں کا رخ تبدیل ہو جانے سے ناقابل کاشت ہو گئی ہوں۔ اور بیکار پہاڑی زمینیں جو نہ کسی خاص ملک میں داخل ہیں اور نہ کسی بستی سے متعلق ہیں اور نہ بالفعل قابل زراعت و انتفاع ہیں۔ اور نہ کسی شخص کی ضروریات عامہ میں مشغول ہوں۔ ایسی زمینوں کو اصطلاح شرع میں ارض موات کہا جاتا ہے[59]۔

حکم

ارض موات پر قبضہ کرنے سے پہلے ریاست سے باقاعدہ اجازت لینا امام ابو حنیفہؒ اور امام طحاویؒ کے نزدیک ضروری ہے[60]۔ اجازت کا فائدہ یہ ہو گا کہ متعدد افراد کے ایک ہی قطعہ زمین پر قبضہ کی خواہش سے جھگڑے رونما ہونے کا امکان باقی نہ رہے گا[61]۔

امام ابو حنیفہؒ نے اپنی رائے کی تائید میں ذیل کی حدیث بھی پیش کی ہے۔

"لیس للمرء الا ما طابت به نفس امامه"[62]

ترجمہ: انسان کو اسی چیز کا حق پہنچتا ہے جس پر اس کا امام (صدر ریاست) راضی ہو۔

لیکن امام ابو یوسف، امام محمدؒ، امام شافعیؒ، امام احمد ابن حنبلؒ اس رائے کو صحیح نہیں سمجھتے[63]۔ ان کے نزدیک اگر دوسری شرطیں پوری ہو رہی ہوں تو شریعت اسلامی کی نگاہ میں افراد کو قبضہ کا حق حاصل ہے۔ ریاست سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنا ضروری قرار دینے کے لیے کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے۔

جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ»[64]

ترجمہ: جس نے ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملکیت نہیں تھی تو وہی اس کا حقدار ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"من احیا ارضاً میتة فھی له"[65] ترجمہ: جو شخص کسی بیکار زمین کو آباد کرے وہ اس کی ملک ہے۔

اسی طرح:

"وللامام ان يقطع كل موات وكل ماليس فيه ملك لاحد ويعمل لما يرى انه خير للمسلمين"[66]

ترجمہ:" اور امام وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ ہر بنجر زمین اور ہر وہ زمین جو کسی کی ملکیت نہ ہو، کسی کو دیدے۔ اور وہ جانتا ہو کہ میرا ایسا کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ ہو"۔

اسی طرح عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ:

" أَشْهَدُ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللَّهِ، وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللَّهِ، وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ»، جَاءَنَا بِهَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ جَاءُوا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ "[67]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے کہ زمین بھی اللہ کی ہے اور بندے بھی اللہ کے ہیں۔ لہذا جس نے بھی غیر آباد زمین کو آباد کیا ہو تو وہی اس کا حقدار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فیصلہ ہم تک انہی لوگوں نے (صحابہ) پہنچایا ہے جنہوں نے آپ کی نمازیں ہم تک پہنچائی ہیں۔

ان احادیث اور فقہی عبارت سے صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ غیر مملوکہ اور غیر آباد زمین جس نے بھی آباد کر لی وہ اس کی ملکیت ہو گئی۔ ایک مرتبہ آباد کرنے کے بعد اگر اس نے غیر آباد چھوڑی ہو یعنی اس کا استعمال کرنا کسی وجہ سے چھوڑ دیا ہو تو اس کی ملکیت بحال رہے گی کسی اور کو اس پر مالکانہ حقوق اس کی اجازت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ لیکن تحجیر یعنی صرف حد بندی اور نشان بندی کو رسول اللہ ﷺ نے ملکیت کا سبب قرار نہیں دیا بلکہ تعمیر یعنی آباد کرنے والے کو مالکانہ حقوق دیئے ہیں۔

خلاصۂ بحث

وسائل پیداوار میں زمین کی حیثیت بہت اہم ہے۔ تمام انسان زمین پر زندگی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور رزق کے حصول کے لئے بھی مختلف علاقوں کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ اسی زمین پر بستیاں آباد ہوتی ہیں اور اسی زمین سے زرعی اجناس حاصل کئے جاتے ہیں۔ تو انسان کے لیے زمین کی ملکیت بہت ضروری ہے۔ خود انسان بھی ملکیت زمین کو دیگر اشیاء کی ملکیت پر ترجیح دیتا ہے۔

اسلام نے زرعی زمینوں کی ملکیت کے جو شرعی اسباب بیان کیے ہے۔ ان میں سے ایک غنیمت ہے کہ کفار کے ساتھ جہاد کیا جائے اور مسلمان غنائم حاصل کریں۔ غنائم میں زمین بھی شامل ہے کہ مجاہدین میں زمین تقسیم کر دی جائے۔ اس کے علاوہ بعض زمینیں وراثت میں ملتی ہیں کہ باپ دادا سے بطور میراث اولاد کو مل جاتی ہے۔ تیسری قسم کی وہ زمینیں ہیں جو انسان اپنے لیے خرید تا ہے اور خریدنے سے وہ اس کی ملکیت بن جاتی ہیں۔ چوتھی قسم کی وہ زمینیں ہیں جو بنجر اور غیر آباد ہوں اور کوئی ان کو آباد کر دے۔ تو آباد کرنے سے

اس زمین کی ملکیت اس شخص کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض ایسی زمینیں ہیں کہ کوئی شخص بطور ھبہ کسی کو دے دے۔ تو ھبہ کی صورت میں بھی ملکیت اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ بد قسمتی سے آج مسلمان اس پر عمل نہیں کر رہا۔ شریعت نے مرد کے ساتھ عورت کو بھی جائیداد کا وارث قرار دیا ہے۔ لیکن مسلمان عورت کی ملکیت کو تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ بلکہ اس خوف سے کہ کہیں یہ مجھ سے اپنے حصے کی جائیداد کا مطالبہ نہ کریں اس (عورت) کی رشتہ ازدواجیت میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ اور عورت ساری زندگی اپنے باپ دادا کے گھر میں گزارنے پر مجبور ہے۔ حالانکہ شریعت نے اس کو یہ حق ملکیت دی ہے۔ جو ہم اس سے لینا چاہتے ہیں۔ اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس وقت تک نہ ہم آخرت میں فلاح پاسکتے ہیں۔ اور نہ دنیا میں آرام وسکون سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ کیونکہ حقوق العباد میں تلفی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، 2010ء، مادہ "م ل"، ص 1284۔

Ferozo deen, Feroz ul Loghat, Feroz sons private Limited Lahore 240, Mada meem Lam, page No.1284.

2 ابوالحسن علی ابن سیدہ کے نام سے جانے جاتے ہیں، ان کے والد کے نام پر مؤرخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ "الصلہ" میں ابن بشکوال نے ان کے والد کا نام اسماعیل بتایا ہے جب کہ الفتح بن خاقان نے مطمع الادباء میں احمد لکھا ہے۔ مگر ان کی ابن سیدہ کے نام سے کنیت ان کے والد کے نام پر غالب آگئی تاہم کئی پر بھی ان کی کنیت کی وجہ مذکور نہیں ہے۔ 398ھ کو مشرقی اندلس کے شہر مرسیہ میں پیدا ہوئے اور اندلس ہی میں علم حاصل کیا اور لغت، نحو ومنطق پر کمال حاصل تھا۔

Abo-ul-Hassan Ibne Sayyeda ky name say jany Jaty hai, in ky Walid ky name par moworekho may ikhtelaaf Paya jata hai. "Assela" may ibne bashkwal ney in ky walid ka name Ismail bataya hai, jab k "Alfatah" ibne khakhaan ny "matma ul Adbaa" may leka hai-maghar in ke ibne Sayyeda ky name say Kunneyat in ky Walid ky name par ghalib aagai, tahum kai par be in ke kunnyat ke waja mazkoor nahi hai 398 hijre ko mashraeqe ondless ky shehar marseya may peda howy or ondless he mai elam hasel keya or loghat, nahwa, mantaq par kamaal hasel tha.

3 ابن سیدہ، ابوالحسن علی بن اسماعیل، المخصص، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1417ھ، 1996ء، باب الملک، ج1، ص 322۔

Ibne Sayyeda, Abo ul Hasan Ali bin Ismail, Almokhasas, daru Ihyaitoraas Al arabi bairoot 1417 Hijre, babo Al Milko, Jild 01, Page 322.

4 ابو بکر محمد بن حسن بن درید بن عتاھیہ ازدی بصری دوسی عرب کے مشہور نقاد، شاعر اور امام لغت تھے۔ انساب العرب، لغت اور شعر و شاعری میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپؒ 837ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں 933ء کو فوت ہوئے۔

Abubakkar Muhammad Bin Hasan bin durad bin aataheya Izdi Basre dose Arab ky mashoor naqaad, shair or emam loghat tay “Ansaab ul Arab” loghat or shair wa shaiery mai bara name peda kya aap 837 A.D ko basra mai peda howay or Baghdad mai 933 ko foot howay.

5 ابن درید، ابو بکر محمد بن الحسن، جمہرۃ اللغۃ، دار العلم للملایین، بیروت، 1987ء، ج2، ص981، بذیل مادہ ک ل م۔

Ibne durad, Abubakar Muhammad bin Al Hasan Jamharat ul Logha, darul elam lel malayeen, beroot 1987, Jild 2, Page 981 Bezeel mada kaaf, laam, meem.

6 سورۃ یٰسین 36: 71۔

Sura Yaseen 36:71

7 آپ کا نام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس بن عبد الرحمان تھا، اور آپ علامہ قرافی سے مشہور تھے۔ اور 684ھ میں وفات ہوئے۔

Aap ka name shahaab udden Abul Abass Ahmad Bin Idrees bin Abdur Rahman tha or app Alama Qurafi say mashoor thy or 684 Hijre may wafat howay.

8 القرافی، شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس، الفروق، قاہرہ، 1344ھ، ج3، ص216

Al Qurafi, Shahaabuddin Abul Abass Ahmad bin Idrees, Alfarooq, Qahera 1344 Hijre Jild 03 Page 216.

9 علامہ ابن نجیم حنفی کی ولادت باسعادت علم و ادب اور قدیم تہذیب و تمدن کی سرزمین قاہرہ میں سن 926ھ میں ہوئی۔ آپ نے قاہرہ میں اجلہ علماء سے اکتساب فیض کیا۔ اور اپنے عہد کے زبردست فقیہ، بلند پایہ اصولی اور باکمال عالم و محقق کی حیثیت سے مشہور تھے۔ آپ رجب 970ھ بمطابق 1562ء کو وفات ہوئے۔

Alama Ibne Nujeam Hanfi ke weladat elam wa Adab or Qadeem tahzeeb wa tamdan ke sarzameen Qahera mai 926 Hijre mai howe aap ne qahera mai Ajeela Olama say iktesaab faiz kya or apny ahad kay zabardast faqeeh, or muhaqqeq ke heseyat say mashoor thy aap rajab 970 hijre bamotabiq 1562 A.D ko wafat howay.

10 الزرقاء، مصطفی احمد، المدخل الفقہی العام الی الحقوق المدینہ، مطبعہ جامعۃ السوریہ، دمشق، 1954ء، ص159۔

Az Azarqa, Mustafa Ahmad, Al madkhal Alfiqhe al aam ela hoqooq ul madina, matba jameya sureya, damishq 1954 A.D, page 159.

11 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، ردالمحتار علی درالمختار المعروف بہ الشامی، مکتبۃ ماجدیہ عیدگاہ، طوغی روڈ، کوئٹہ، پاکستان، طبع ثانی 1404ھ، ج3، ص250۔

Ibne Aabedeen, Muhammad Ameen bin Umar, radul Mukhtar Ala darul Muhtar maroof behe ʿAshameʾ maktaba majedeya eidgaah, togi road (Quetta) Pakistan, taba sani 1404 hijre, Jild page 250.

12 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، محقق احمد محمد شاکر و محمد فواد عبدالباقی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، 1395ھ، 1975ء، کتاب السیر عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ، ج4، ص131، رقم الحدیث: 1562۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے جو امام بخاریؒ نے رقم الحدیث: 3143، 4322 اور امام مسلمؒ نے رقم الحدیث: 1751 کے ضمن میں نقل کیا ہے۔ یہ حدیث صحت کے اعتبار سے صحیح ہے۔

Tirmeze, Abu esa Muhammad bin eas, jamewo tirmeze, maktaba Mustafa Albabi Al halbe, misar 1395 Hijre, Jild 4, page 131, Hadees No.1562.

13 ابن عابدین الشامی، ردالمختار علی درالمختار، ص263۔

Ibne Abedeen Shami, Radul Mukhtar ala darul mukhtar, Page 263.

14 الکاسانی، امام علاء الدین ابی بکر بن مسعود متوفی، 587ھ، بدائع الصنائع، طبع اولیٰ 1328ھ، ناشر ایچ۔ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی، ج2، ص192-193

Al Kasani, Imam Alaudeen Abe bakar bin Masood mutawafe 587 Hijr.

15 الہروی، ابوعبید القاسم بن سلام، کتاب الاموال، ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد، بلاسن، ص272۔ ردالمختار علی درالمختار، ص250۔

Al Herwe, Abu Ubaid Al Qasim bin Salam, Kitabul Amwal, Idara tahqeqaate Islami Press, Islamabad, belason, Page 272, Radul Mukhtar Page 250.

16 الہروی، ابوعبید القاسم بن سلام، کتاب الاموال، ص82-83۔

Al Herwe, Abu Ubaid Al Qasim bin alam, Kitabul Amwal, Page 82, 83.

17 ایضاً۔

Ayzan

18 سورۃ الانفال8: 41۔

Surah Anfal: 8:41

19 الجصاص ابو بکر، احمد بن علی الرازی، أحکام القرآن، ج 3، ص 530، دار احیاء الکتب العربیہ۔

Al Jassas Abubakar, Ahmad bin Ali Raze, Ahkaamul Quran, Jild 3, Page 530

20 الجصاص ابو بکر، احمد بن علی الرازی، أحکام القرآن، ج 3، ص 91۔

Ayzan, Page 91

21 ابو عبید القاسم بن سلام، کتاب الاموال، ص 8۔

Abu Ubaid Al Qasim bin Salam, Kitabul amwal, Page 8.

22 سورۃ الحشر59: 6۔

Surah Hashar 59:6.

23 ابو خلیل، شوقی، اٹلس سیرت نبوی ﷺ، دارالسلام الریاض، 1424ھ، ص 330۔

Abu Khalil, Shoqe, Atlas Serati Nabawe, daro Salam Reyad 1424 hijre, Page 330.

24 ابن سعد، الطبقات الکبیر جز الثانی مترجم عبد اللہ عمادی، دارالطبع عثمانیہ حیدر آباد دکن، 1363ھ، ص 138۔

Abne Saad, Tabqaate Kabeer Juz sane mutarjam Abdullah emadi, daro taba usmani Haider Abad dakan, 1363 Hijre, Page 138.

25 مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، المکتبۃ السلفیۃ لاہور، 1424ھ، ص 498۔

Mubarak Pore, Safi ur Rahman, Rahequl Makhtoom, Maktaba Salafeya Lahor, 1424 Hijre Page 498.

26 ابو عبید القاسم بن سلام، کتاب الاموال، ص 143 ۔

Abu Ubaid Qasim bin Salam, kitabul Amwal, Page 143.

27 البلازری، احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد، فتوح البلدان، دار و مکتبۃ الہلال، بیروت، 1988ء، قسم الاول، ص 34۔

Al Balazari, Ahmad bin Yahya bin Jabir bin Dawod Fotohul buldan, darul Helal, Beroot 1988, Qasimul Awal, Page 34.

28 سراج الدین محمد بن عبد الرشید سجاوندی حنفیؒ، السراجی فی المیراث، ناشر المصباح اُردو بازار لاہور، ص 3۔

Siraj ud deen Muhammad bin Abdur Rashid Hanfi siraje fel meraas, Nashir misbah urdu bazar Lahor, Page 3.

29 ایضاً۔

Ayzaan

30 القزوینی، ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، داراحیاء الکتب العربیہ، بیروت، بلاسن، کتاب الفرائض ،بَابُ : الْحَثِّ عَلَى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ، ج2، ص908، رقم الحدیث:2719۔

Al Quzaine, Ibne Maja, Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed, sunne Ibne maja, darul Ahya kutobul Arabia, beroot, bela sun, kitabul faraiz, bab al Hasso Ala taleemel faraiz, Jild 2 Page 908.hadees no 2719.

31 سراج الدین محمد بن عبدالرشید سجاوندی حنفیؒ، السراجی فی المیراث، ص4۔

Siraj ud deen Muhammad bin Abdr Rashid Hanfi, Siraje fel meraas, Page 4.

32 سراج الدین محمد بن عبدالرشید سجاوندی حنفیؒ، السراجی فی المیراث، ص4۔

Ayzaan

33 ایضاً۔

Hawala sabiq

34 حوالہ سابق، ص4-5۔

Ayzaan.

35 المرغینانی، برہان الدین ابی الحسن علی، م:593ھ، الہدایہ، مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور، بلاسن، ج3، ص19۔

Almargenane, Burhanudeen Abel Hasan Ali Bin Abe Bakar, mutawaffe 593 Hijre, Al Hedaya, Maktaba Rahmanya, Urdu Bazar Lahor, bela sun, Jild 3, Page 19.

36 ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم، مصنف ابن ابی شیبہ، مکتبۃ الرشد، ریاض، 1409ھ، ج4، ص320، رقم الحدیث:20599۔

Ibne Abe Sheba, Abdulla bin Muhammad bin Ibraheem, musanaf Ibne Abe Sheba, maktabatur Rashid, Riaz, 1909 hijre, Jild 4 Page 320 Hadees No.20599.

37 النیشاپوری، ابوالحسین مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی، بیروت، كِتَاب الْبُيُوعِ ،باب تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ، ج3، ص1154، رقم الحدیث:1412 ۔

Neshapore, Abul Hussain Muslim bin Hajaj, Saheh Muslim, darul Ihyaye turas Al Arabe beroot, kitabul boyo, bab tahreemo baiye rajul ala baiye akhehe wa wasmehe Ala sawomehe, wa tahreeme Najshe, wa tahreem tasreyate, Jild 3 Page 1154, Hadees No.1412.

38 سورۃ البقرۃ2: 90۔

Surah Baqara 02:90.

39 سورۃ التوبۃ9: 111۔

Surah Tuba 09:111.

40 المرغینانی، برہان الدین، الھدایہ، ج3، ص19۔

Al margenane, burhanudin, Al hedaya, Jild 3 page 19.

41 سورۃ البقرۃ2: 275۔

Surah Baqara 02: 275.

42 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب البیوع عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمْ، ج3، ص507، رقم الحدیث:1209۔

Tirmeze, Abu esa Muhammad Bin Esa, Jamewo Tirmeze, Kitabul boyo an Rasoolullah, bab ma jaa fe tujare wa tasmeyatin Nabiye eyyahum, Jild 3, Page 507, Hadees No.1209.

43 البحر الرائق:، ج، ص483۔

Bahru Raiq, Page 483.

44 ردالمختار علی الدرالمختار کتاب الھبہ، ج8، ص488۔

Radul Mukhtar Ala darul Mukhtar kitabul Hiba Jild 8, Page 488.

45 سورۃ مریم19: 5۔

Surah Maryam 19:05.

46 سورۃ الشوریٰ42 : 49۔

Surah Shoraa 42:49.

47 سورۃ الممتحنۃ60: 8۔

Surah mumtahena 60: 08

48 بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، كِتَاب الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ، ج3، ص157، رقم الحدیث: 2585۔

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Saheh bukhari, kitabul hiba wa fasleha wa tahreeze alyha, bab mukafate fel hibate Jild 3 page 157, Hadees No.2585.

49 البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ، شعب الایمان، دارالسلفیہ، ہند، 1423ھ، 2003ء، باب قصۃ ابراہیم فی المعانقۃ فی الثالث، ج11، ص301، رقم الحدیث:8568۔

Al behaqe, Abu bakar Ahmad bin Hussain bin Ali bin Musa, shabul eman darul salafeya, hind 1423 Hijre 2003, bab Qissa Ibrahim fel mowaneqate fe salis Jild 11, pae 301 Hadees No.8568.

50 المرغینانی، برہان الدین، الھدایہ، ج 3، ص 286۔

Al marghenane, burhan udin, Al Hidaya, Jild 3 page 286.

51 بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، كِتَاب الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا ، بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ، ج3، ص 155، رقم الحدیث: 2572۔

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin ismail, saheh bukhari, kitabul Hibaa, bab Qaboole Hadeyat Sayed, Jild 3 Page 155 Hadees No.2572.

52 جس کو ایک چیز ھبہ کی جائے۔

Jis ko ayk cheez Hibaa ke Jaye.

53 ادیبہ صدیقی، عہد رسالت کے اقطاع و عطایا کے معاشی، سیاسی اور دعوتی اثرات کا علمی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی، شعبہ مطالعات سیرت پشاور یونیورسٹی، ص 243-245۔

Adeba Siddique, ahdi resalat ky iqtaa wa aataya ky mowashe, seyase or dawati asraat ka elme jayeza, tahqeqe maqala braai Ph.d Shoba mutaleaate serat Peshawar University Page 243-245.

54 لغت میں اقطاع مالک بنا دینے یا فائدہ پہنچانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اقطاع شرع میں زمین کے اس ٹکڑے کے لئے بولا جاتا ہے جو حاکم کسی کو بطور ملک دے دے یا فائدے کے لئے عنایت کرے۔

Lughat mai Iqtaa malik bana dene ke Mana ma mustamal hai-jo Hakim kese ko batoor milk day day.

55 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، مکتبۃ الخانجی بالقاھرۃ، 1421ھ، 2001ء، جزء الثالث، ص 160۔

Ibne saad, tabqaatul Kubraa, maktaba Khanje Qahera 1421 Hijre, 2001, Juz Salees, Page 160.

56 ایضاً، ص 253۔

Ayzaan, Page 253.

57 رحمانی، خالد سیف اللہ، قاموس الفقہ، زمزم پبلشرز کراچی، شاہ زیب سنٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی، 2007ء، ج 2، ص 46۔

Rehmani, Khalid Saifullah, Qamoosul fiqa zamzam publisher Karachi, shahzeb sons nazda moqadass masjid, urdu bazar Karachi 2007, Jild 2 Page 46.

58 ایضاً، ج 1، ص 261۔

Ayzaan, Jild 1 Page 261.

59 امینی، محمد تقی، اسلام کا زرعی نظام، مطبوعہ اشوکا پریس دھلی ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دھلی، طبع اولی، 1955ء، ص 45۔

Amine, Muhammad Taqi, Islam ka zare nizaam matboa Ashoka press dihle, Urdu, bazar Jame masjid dihle, taba ola 1955, Page 45.

60 ابن ھمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، کتاب احیاء الموات، مکتبۃ امیریہ بولاق مصر، 1318ھ، ج 8، ص 136۔ طحاوی: مختصر الطحاوی مطبعۃ دار الکتاب العربی قاہرہ، 1370ھ، ص 134-135۔

Ibne Humam, kamal udin Muhammad bin Abdul wahid, fathul Qadeer, Kitabo Ihyai mawat, maktaba amerya bolaq mesar 1318 hijre, Jild 8 Page 136.

61 ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیمؒ، کتاب الخراج، مطبعہ سیفیہ قاہرہ، 1946ء، ص 76۔

Abu Yousif, Yaqoob bin Ibrahim, Kitabul Khiraaj matba sefeya Qahera 1946, Page 76.

62 ابن ہمام: فتح القدیر، ج 8، ص 136۔ الکاسانی، بدائع الصنائع، ج 6، ص 195۔

Ibne Humam, fathul Qadeer, Jild 8, Page 136.

63 ابو یوسفؒ، کتاب الخراج، ص 76-77۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج 8، ص 136۔

Abu Yousif Kitabul Khiraaj Page 76-77. Ibne Humam, fathul Qadeer, Jild 8, Page 136

64 بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب المزارعت باب من احیا ارضاً مواتاً ج 3، ص 106، رقم الحدیث: 2335۔

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Saheh bukhari, kitabul muzareyat bab man Ahya Arzaan mawatan, Jild 3, Page 106, Hadees No.2335.

65 ابو عبید، کتاب الاموال، ص 285۔

Abu Ubaid, Kitabul Amwal, Page 285.

66 ابن عابدین المعروف بالشامی، رد المختار علی در المختار، ج 3، ص 366۔

Ibne Abedeen Shame, radul Mukhtar Ala darul Mukhtar, Jild 3 Page 366.

67 السجستانی، ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، باب فی احیاء الموات، ج 3، ص 178، رقم الحدیث: 3076۔

Sajistane, Abu dawod Sulaman bin ashas, sunane Abe dawod, bab fe Ihyayel mawat, Jild 3, Page 178 Hadees No.3076.